جھولے لعل قلندر

جھولے لعل قلندر بولو لعل قلندر
دلدار قلندر سرکار قلندر

ہے یہ ہی وظیفہ جاری ہر دم سانسوں کے اندر

ترا عشق ہے سہون والے مری قسمت کا سرمایہ
کسی اور کے در پہ میں نے دامن کو نہیں پھیلایا
میں ہوں تیرا سودائی سائیں نظرِ کرم ہو مجھ پر

سہون کی پاک زمیں پر قائم ہے تیری شاہی
تو سارے علیؑ والوں کی کرتا ہے پشت پناہی
ہے تیرے کرم کا سایہ ہر اِک مومن کے سر پر

ہیں تیرے در کے نوکر سب نامی گرامی سائیں
تو پنجتن پاکؑ کا عاشق تو بارہ امامؑ سائیں
چلتا ہے بارہ مہینے تیرے دربار کا لنگر

تو موت کی رانی کو بھی شرمندہ کر دیتا ہے
تو ٹکڑے ہوئے لاشے کو پھر زندہ کر دیتا ہے
تو لعل بنا دیتا ہے ہاتھوں میں لے کر پتھر

ہر ایک گھڑی رحمت کی رہتی ہے بارش جاری
کبھی شورِ قصیدہ خوانی کبھی شاہ کی ماتم داری
لگتا ہے نجف کے جیسا تیرے دربار کا منظر

جس وقت ترا مستانہ دربار سجا کرتا ہے
جب ساتھ تری نوبت کے نقارہ بجا کرتا ہے
سب کہتے نظر آتے ہیں دَم دَم علیؑ علیؑ دَم حیدرؑ

یہ تیرا عاشق ساری دنیا سے بیگانہ ہے
ہے رنگِ سخن مستانہ انداز ملنگانہ ہے
تو دانا میں دیوانہ تو لعل میں تیرا گوھرؔ

کلام گوھرؔ جارچوی